بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

فقہاء ناپید علماء اٹھتے جارہے ہیں..........پس چہ باید کرد ؟

گزشتہ چند ہفتوں میں متعدد علماء کرام کا وصال ہوا.....ان میں سے ہرایک اسلاف کی یادگار تھا اور اسلاف کے علوم کا وارث.........علماء ایک ایک کرکے رخصت ہوتے جارہے ہیں، فقہاء ناپید ہیں۔اور نئے تیار نہیں ہورہے.....گزشتہ ایک دہائی میں مذہبی رہنمائی کے میدان میں شہسواران علم کا جو نیا دستہ اترا ہے اس کی کیفیات وتصرفات دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اس کے اغراض ومقاصد خدمتِ دین سے زیادہ شہسواری کے زور پر خدمتِ شکم مع خدم وحشم ہے.....(اللہ بدگمانی سے بچائے) لیڈری کا شوق اس پر مستزاد ہے زباں اگر چہ بے قابو ہوکرا کابر واسلاف کو مغلظات سناتی پھرے۔پھر بھی مفتی ومیر وپیر وشیخ وامام ہیں..........اور اس سے بڑھ کر بہت سوں کے مقتدا وحاجت روا ہیں..........

حدیث شریف میں ہے.....عن انس (رضی اللہ عنہ) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویثبت الجھل ....قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا، اور جہالت مسلط ہوجائے گی۔

اورفرمایا ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی لا یبقی عالم اتخذالناس روؤسا جھالا فسئلو فافتوا بغیر علم فَضَلُّوا واَضلّوا..............(بخاری)

یعنی اللہ تعالیٰ علم کو یوں اچانک نہیں اٹھالے گا کہ بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلا کو اپنے پیشوا ومقتدا بنالیں گے، ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے اور گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے.....

بغیر علم کے فتویٰ دینے والے اور دنیاوی غرض سے علم دین پڑھنے والے اب عام ہیں..... حجۃ الاسلام

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں..... علماء دنیا سے مراد وہ عالم ہیں جن کا ارادہ تحصیل علم سے حصول دنیاوعزت ومنزلت کا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز سب لوگوں سے زیادہ عذاب اس عالم کو ملے گا جس نے اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھایا۔ نیز فرمایا کہ انسان عالم نہیں ہوتا تاوقتیکہ اپنے علم پر عمل نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ علم دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک علم زبان پر ہوتا ہے اور یہ اللہ کی حجت والزام ہے اپنی خلقت پر۔

دوسرا علم دل میں ہوتا ہے اور علم نافع یہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں لوگ جاہل ہونگے اور عالم فاسق ہونگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ علم اس واسطے حاصل نہ کرو کہ تم اس سے علماء پر فخر کرو اور جاہلوں سے جھگڑو اور امیروں کو اپنی طرف متوجہ کرو۔ جس نے ایسا کیا وہ دوزخ میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنے علم کو پوشیدہ کیا اور حق بات نہ کہی اللہ اس کو آگ کی لگام چڑھائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمیں تم پر دجال کا اتنا خوف نہیں معلوم ہوتا جتنا غیر دجال کا۔ پوچھا گیا وہ کون ہے فرمایا کہ گمراہ کرنیوالے امام وپیشوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے علم کو بڑھایا اور ہدایت ورشد کو زیادہ نہ کیا وہ خدا سے دور ہو جاتا ہے۔

ان احادیث اوراس کے علاوہ دیگر بکثرت احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم یا تو دائمی ہلاکت کا شکار بنتا ہے یا دائمی سعادت کو حاصل کرتا ہے۔ اورافسوس ہے۔ اگراس نے تحصیل علم سے دائمی سعادت واخروی نجات حاصل نہ کی۔ خلیفہء عادل حضرت عمرؓ بن خطاب کا قول ہے کہ مجھے اس امت پر زیادہ خوف عالم منافق کا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ عالم منافق کس طرح ہوسکتا ہے۔ جواب دیا کہ زبان کا عالم اور دل وعمل کا جاہل۔

حضرت امام حسنؓ کا قول ہے کہ توان لوگوں سے نہ ہو جو دقائق علمیہ وحقائق حکمیہ تو حاصل کرتے ہیں مگر عمل جاہلوں کے سے کرتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ علم حاصل کروں مگر ڈرتا ہوں کہ ضائع نہ کروں جواب دیا کہ علم کے ضائع کرنے سے اس کا ترک کرنا اچھا ہے۔

حضرت ابراہیم بن عیینہ سے پوچھا گیا کہ کون شخص بہت پشیمان ہوتا ہے۔ جواب دیا دنیا میں تو وہ شخص جو ناشاکرو نااہل کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ اور آخرت میں وہ عالم جو اپنے علم سے نفع نہیں اٹھاتا۔

معروف مفکر و دانشور خلیل بن احمد کا قول ہے کہ لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ایک تو وہ جو جانتا ہے اور جانتا بھی ہے کہ جانتا ہے، پس یہ عالم ہے اس کی تابعداری کرو۔دوسرا وہ جو جانتا ہے مگر نہیں جانتا کہ جانتا ہے، یہ سویا ہوا ہے اس کو بیدار کرو۔تیسرا وہ ہے جو نہیں جانتا اور جانتا ہے کہ وہ نہیں جانتا یہ شخص قابل ہدایت ہے اس کو ہدایت کرو۔چوتھا وہ جو نہیں جانتا اور نہیں جانتا کہ نہیں جانتا پس یہ شخص جاہل ہے۔اس سے کنارہ کرو۔

حضرت سفیان ثوری کا قول ہے کہ علم عمل کو بلاتا ہے۔اگر وہ جواب دے تو رہتا ہے ورنہ کوچ کر جاتا ہے۔علامہ ابن مبارک کا قول ہے کہ جب تک انسان علم کی طلب میں رہتا ہے عالم ہوتا ہے۔جب یہ خیال کر لیتا ہے کہ وہ جان گیا ہے۔جاہل ہو جاتا ہے حضرت فضیل بن عیاض کا قول ہے کہ مجھے تین شخصوں پر رحم آتا ہے۔ایک تو اس پر جو معزز خاندان سے ذلیل ہو گیا ہو۔دوسرا اس پر جو دولت مند قوم سے فقیر ہو گیا ہو۔تیسرا اس عالم پر جو دنیا کا تابع ہو گیا ہو۔حسن کا قول ہے کہ علماء کا عذاب ان کے دل کا مردہ ہونا ہے۔اور آخرت کے اعمال سے دنیا طلب کرنا مردہ دل ہونے کی علامت ہے۔پھر یہ شعر پڑھا

عَجِبتُ لمبتاع الضلالة بالهدی　　ومن یشتری دنیاه بالدین اَعجب

واَعجب من هذین من باع دینه　　بدنیا سواه فهو من دین اعجب

(ترجمہ: میں ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والے پر تعجب کرتا ہوں۔اور جو شخص دین کے بدلے دنیا خریدے انھی پر بھی تعجب کرتا ہوں۔اوران دونوں سے زیادہ تعجب اس پر ہے جو دین کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالے۔پس اس کے دین پر میں بہت ہی حیران ہوں۔)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عالم فاجر کو ایسا سخت عذاب دیا جاویگا کہ اہل دوزخ بھی حیران ہونگے۔اسامہ بن زید نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے روز عالم فاجر لایا جائے گا اور آگ میں ڈالا جائیگا اور پالان ڈال کر پھرایا جائیگا جس طرح گدھا چکی کے گرد پھرایا جاتا ہے۔پس اہل دوزخ اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے تجھے کیا ہوا۔وہ کہے گا میں دوسروں کو نیک کاموں کی ہدایت کرتا تھا اور خود نہیں کرتا تھا۔اور دوسروں کو برائیوں سے روکتا تھا۔اور خود برے کام کرتا تھا۔

عالم کو گناہ پر زیادہ عذاب دئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ باوجود علم کے گناہ کرتا ہے۔اسی

واسطے اللہ تعالی نے منافقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ دوزخ کے اسفل درجہ میں ہونگے کیونکہ وہ بعد علم کے انکار کرتے ہیں۔اسی واسطے یہودیوں کو بہ نسبت نصاری کے زیادہ شریر بتایا حالانکہ یہود خدا کا کوئی بیٹا مقرر نہیں کرتے اور نہ تین خدا بناتے ہیں۔مگر انہوں نے معرفت کے بعد انکار کیا۔جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے (یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم) یہودی رسول اللہ ﷺ کو اس طرح یقینی طور پر پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو شناخت کرتے ہیں۔اور فرمایا ہے (فلما جاء ھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین)جب وہ ان کے پاس وہ چیز لایا جس کو وہ جانتے تھے تو انہوں نے اسے ماننے سے انکار کردیا۔پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔

بلعم بن باعوراء کے قصہ میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے (واتل علیھم نباء الذی اتیناہ آیاتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین)یہاں تک کہ فرمایا (فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث) بیان کران پر اس شخص کی خبر جس کو ہم نے اپنی آیات عطا کیں پس وہ ان سے نکل گیا اور شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا اور گمراہوں سے ہوگیا۔اور آخر کار اس کی عادت کتے کی سی ہوگئی کہ اگر تو اس پر بوجھ لادے تو زبان باہر نکالتا ہے۔اور اگر ایسا ہی چھوڑ دے تو بھی زبان باہر نکالتا ہے۔پس ایسا ہی عالم فاجر کا حال ہوتا ہے کہ شہوات کا تابع ہوکر کتے کی مانند ہوجاتا ہے۔اور اس کو اس کا علم وحکمت کچھ مفید نہیں ہوتا جس طرح بلعم کو اللہ کی کتاب دی گئی تھی۔مگر وہ شہوات ولذات کی طرف مائل ہوگیا اور کتاب الہی وحکمت سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔عیسی علیہ السلام نے کہا ہے کہ بدکار عالم کی مثال اس پتھر کی طرح ہے۔جو نہر کے کنارے پر پڑا ہو جو نہ پانی پیتا ہے اور نہ پانی کو چھوڑتا ہے۔

معاصر علماء کی دنیا میں رغبت وحرص کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ گویا ہم قیامت کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں......سب سے زیادہ ہوس اس وقت نئے پگڑ بند اور جبہ کس، قسم کے علماء نماؤں میں ہے جو اپنے علم سے زیادہ اپنے حسن و جمال اور پارچات سے لوگوں کو مرعوب کرنے کی تگ ودو میں ہیں......یا وہ جو لفاظی سے گفتگو میں رنگ بھرنے اور داد پانے کے شوق میں اندھے ہوئے جاتے ہیں اور جنہیں القاب کے استعمال کا اس قدر شوق وجنون ہے کہ وہ بھول جاتے ہیں کہ جو الفاظ و القاب وہ اپنا قد بڑھانے کے لئے استعمال کررہے ہیں بڑے بڑے قد آور اسلاف نے انہیں کبھی اپنے لئے استعمال نہیں کیا......بلکہ خود ان جبہ پوشوں نے بھی انہیں ایسے القاب سے کبھی اپنی تقاریر

میں یاد نہیں فرمایا بلکہ ان کے نام لیتے ہوئے یوں بھی کہنے میں مضائقہ نہیں سمجھتے ....عمر فلسطین میں فاتحانہ داخل ہورہا تھا..........ابوبکر اکیلا ہی غار میں داخل ہوگیا.....عثمان کو اللہ نے بڑا مال دیا تھا(اس لئے علماء کرام کا مال جمع کرنا کیوں برا؟) علی علم کا دروازہ ہے اور شہرِ علم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں نہ حضرت، نہ سید، نہ جناب، نہ علامہ، نہ مولانا، نہ شیخ، نہ مفتی کے لقب لگانے کا تکلف، اور خود..........؟

اپنے زرق برق لباسوں اور جبوں قبوں کا جواز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عمل سے پیش کرتے ہیں کہ غوث اعظم ہر ہفتے نیا لباس تیار کرواتے اور زیب تن فرماتے ....بالکل بجا مگر وہ ہر ہفتے نیا لباس ایک بار پہن کر خیرات کردیتے یہ اگلی بات لوگ کیوں گول کرجاتے ہیں؟ پھر ان کا صرف لباس ہی کیوں یاد ہے؟ وہ ہر ماہ کتنے روزے رکھتے تھے، ہر ہفتے کتنے قرآن ختم کرتے تھے، ہر روز کس قدر درود شریف پڑھتے تھے، اور ہر لمحے ہر نفس و سانس کے ساتھ اللہ کو کس طرح یاد کرتے تھے ان کے وعظ میں کس قدر علوم و معارف کے نکات بیان ہوتے ....اور وہ بیک وقت کتنے علوم میں گفتگو فرماتے تھے.....یہ یاد نہیں.....نہ اس کی ضرورت.....

اکابر و اسلاف کی یادگار علماء جو معدودے چند باقی ہیں انہیں منظر عام پر نئے آنے والے علماء نماؤں کی صرف تقاریر وخطابات کی سفارش ہی نہیں کرنی چاہئے بلکہ ان کی اصلاح کا بھی کوئی سلسلہ کرنا ضروری ہے..........ورنہ یہ قطب الاقطاب، علم کے بحر ذخار، وقت کے رازی وغزالی اور رومی و جامی اُپنے عمل سے اصل وارثین و جانشینانِ پیغمبر علیہ الصلوۃ والتسلیم کے بارے میں ایسی غلط فہمیاں پیدا کررہے ہیں کہ ڈر ہے کہ لوگ ان کے اعمال کی وجہ سے اُن سے نفرت نہ کرنے لگیں..........ہر طبقے کی اصلاح کرنے کے ذرائع موجود ہیں مگر طبقہ علماء کی اصلاح کا گناہ یا ثواب بھی کسی کو تو لینا کرنا ہوگا..........اصلاح کا دروازہ بند ہونے کا نتیجہ قندیل وقنادیل قویہ کی صورت میں روشن ہوکر سامنے آرہا ہے.....رب کریم ہم سب کو ہدایت کے راستے پر ثابت قدم رکھے اور زلۃ العالم زلۃ العالم کی کیفیات سے بچائے.....(آمین)

خاکِ پائے علماء ، دین کا ایک ادنی طالب علم فقط لاشئے (نوراحمد شاہتاز)